کیا احرام کی چادریں تبدیل کرسکتے ہیں؟

ریفرنس نمبر: Sar-7880 تاریخ: 21-06-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عمرہ کے احرام کی حالت میں اگر کوئی نہانا چاہے، تو کیا غسل کے لیے احرام کی چادریں اتار سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حج یا عمرہ کی نیت سے احرام باندھنے کے بعد کسی ضرورت، مثلاً نہانے یا اِحرام تبدیل کرنے وغیرہ کے لیے اِحرام کی چادریں اُتارنا، جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں، نہ ہی اس سے مُحرِم اِحرام سے باہر ہو جاتا ہے، بلکہ احرام سے باہر تب ہی ہو گا، جب عمرہ کے تمام مناسک ادا کرلینے کے بعد حلق یا تقصیر کروالے گا، البتہ نہانے میں چند باتوں کا لحاظ ضروری ہے، احرام کے ممنوعات سے بچے، شیمپو استعمال نہ کرے، میل چھڑائے بغیر نہائے، اس طرح نہائے کہ کوئی بال نہ ٹوٹنے پائے۔

تنبیہ: عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید اِحرام کی چادر پہننے کو حالتِ احرام کہتے ہیں، اِسی لیے وہ چادر تبدیل کرنے یا اُتارنے پر بھی سوچ میں پڑتے ہیں کہ کہیں اِحرام نہ کُھل جائے، یہ غلط فہمی مسائل سے آگاہی نہ ہونے کی بنا پر ہے، احرام دراصل ایک حالت کا نام ہے، جس کا دارومدار نیت اور تلبیہ کہنے پر ہے اور مرد کے لیے بغیر سِلا لباس پہننا یا احرام کی چادر باندھنا، ان پابندیوں میں سے ایک پابندی ہے، صرف چادر کا نام حالتِ احرام نہیں ہے، لہٰذا نہانے کے لیے اِحرام کی چادریں اتارنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔

چنانچہ اِحرام باندھنے کے بعد محرم ہونے کی حالت میں نہانا خود نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے اَصحابِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عملِ مبارک سے ثابت ہے اور یہ بات واضح ہے کہ نہانے کے لیے لباس اُتارا جاتا ہے، لہٰذا اشارۃً ان روایات سے بھی معلوم ہوا کہ اِحرام کا لباس اتارا جا سکتا ہے۔

صحیح بخاری شریف میں ہے: حضرت عبد اللہ بن حنین رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمَا کا مقامِ ابواء میں (ایک مسئلہ پر) اختلاف ہوا، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا کہ محرم غسل کرتے ہوئے سر دھوئے گا اور حضرت مسور بن مخرمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ اپنا سر نہیں دھوئے گا، تو (راوی، حضرت عبد اللہ بن حنین رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں) مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس نے حضرت ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس (مسئلہ پوچھنے کے لیے) بھیجا، میں جب ان کی خدمت میں پہنچا، **تو وہ دو لکڑیوں کے بیچ غسل کر رہے تھے اور انہوں نے ایک کپڑے سے پردہ کر رکھا تھا**، میں نے پہنچ کر سلام کیا، تو انہوں نے استفسار فرمایا کہ کون ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں عبد اللہ بن حنین رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ ہوں، آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں مجھے عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے یہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا ہے کہ احرام کی حالت میں رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (غسل کرتے ہوئے) سر مبارک کس طرح دھوتے تھے، (یہ سن کر) انہوں نے کپڑے پر (جس سے پردہ کیا تھا) ہاتھ رکھ کر اسے نیچے کیا، یہاں تک کہ آپ کا سر دکھائی دینے لگا، پھر جو شخص ان کے بدن پر پانی ڈال رہا تھا، اس سے انہوں نے پانی ڈالنے کے لیے کہا، اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر انہوں نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے ہلایا اور دونوں ہاتھ آگے لے گئے اور پھر پیچھے لائے اور فرمایا: "ھکذا رأیتہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل" ترجمہ: **میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو (احرام کی حالت میں) اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔**

(صحیح البخاری، کتاب العمرۃ، باب الاغتسال للمحرم، جلد 1، صفحہ 337، مطبوعہ لاھور)

امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 758ھ) نقل کرتے ہیں: "ویروی عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم أنہ اغتسل وھو محرم" ترجمہ: مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے محرم ہونے کی حالت میں غسل فرمایا۔

(معرفۃ السنن والآثار، کتاب المناسک، الغسل بعد الاحرام، جلد 7، صفحہ 175، مطبوعہ دار قتیبہ، دمشق، بیروت)

ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 587ھ/1191ء) لکھتے ہیں: "ولا بأس بأن یحتجم المحرم، ویدخل الحمام ویغتسل... وأما الاغتسال فلما روي أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم اغتسل وھو محرم" ترجمہ: اور محرم کے پچھنے لگانے، حمام میں داخل ہونے اور غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں،... بہر حال غسل کرنا اس لیے جائز ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے احرام کی حالت میں غسل فرمایا۔

(بدائع الصنائع، کتاب الحج، فصل تطییب المحرم، جلد2، صفحہ191، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

علامہ بُرہانُ الدین مَرْغِینانی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:593ھ/1196ء) لکھتے ہیں:" ولا بأس بأن يغتسل ويدخل الحمام، لأن عمر رضي الله عنه اغتسل وهو محرم "ترجمہ: اور محرم کے غسل کرنے اور حمام میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے محرم ہونے کی حالت میں غسل فرمایا۔

(الھدایہ، کتاب الحج، باب الاحرام، جلد1، صفحہ136، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے:"لا خلاف بين الفقهاء في جواز اغتسال المحرم بالماء والانغماس فيه" ترجمہ: مُحرم کے لیے پانی سے غسل کرنے اور اس میں غوطہ لگانے کے مسئلہ میں فقہائے کرام کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ **(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، جلد35، صفحہ78، مطبوعہ وزارتِ اوقاف، کویت)**

حالتِ احرام میں جن اُمور کی اجازت ہے اُن کا بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں:"بے میل چھڑائے حمام کرنا (پانی میں نہانا)، غوطہ لگانا (جائز ہے)۔" **(بہار شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1080، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

حقیقۃً احرام خاص حالت کا نام ہے، نہ کہ احرام میں باندھی جانے والی چادریں احرام ہیں، ہاں مجازاً ان چادروں کو احرام کہا جاتا ہے، چنانچہ اِحرام کی تعریف کے متعلق قاضی ابو الحسن علی بن حسین السغدی حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 461ھ/1068ء) لکھتے ہیں:" اما الاحرام فهو التلبية مع وجود النية "ترجمہ: بہر حال احرام تو وہ (حج یا عمرہ یا دونوں کی) نیت کے ساتھ تلبیہ پڑھنے کو کہا جاتا ہے۔

(النتف فی الفتاوی، کتاب المناسک، فرائض الحج، صفحہ133، مطبوعہ کوئٹہ)

رفیق الحرمین میں ہے:"جب حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے تلبیہ پڑھتے ہیں، تو بعض حلال چیزیں بھی حرام

ہو جاتی ہیں، اس لئے اس کو "احرام" کہتے ہیں۔ اور مجازاً ان بغیر سلی چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جن کو احرام کی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔" **(رفیق الحرمین، صفحہ 58، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

اور محرم کے لیے احرام کے لباس کو تبدیل کرنا، جائز ہے، چنانچہ نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے احرام تبدیل کرنا ثابت ہے، جیسا کہ السنن الکبریٰ للبیہقی میں ہے: "عن عکرمة مولی ابن عباس أن النبي صلی اللہ علیه وسلم غیر ثوبیه بالتنعیم وهو محرم" ترجمہ: حضرت سیدنا عکرمہ جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں، آپ سے روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حالتِ احرام میں مقامِ تنعیم پر اپنے احرام کے دونوں کپڑوں کو تبدیل فرمایا۔

(السنن الکبری للبیهقي، جلد 5، صفحہ 82، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور صحیح بخاری شریف میں ہے: "وقال إبراهیم لا بأس أن یبدل ثیابه" ترجمہ: امام ابراہیم نخعی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ محرم کے احرام (پہننے کے بعد اُسے) تبدیل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب المناسک، باب مایلبس المحرم من الثیاب، جلد 1، صفحہ 293، مطبوعہ لاھور)

علامہ شمس الدین محمد عرفہ دسوقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ "حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر" میں لکھتے ہیں: "(قوله: وجاز إبدال ثوبه) أي جاز للمحرم أن یبدل ثوبه الذي أحرم فیه بغیره سواء کان الثوب إزارا أو رداء" ترجمہ: اور محرم کے لیے یہ جائز ہے کہ جس لباس میں احرام کی نیت کی تھی، اسے تبدیل کر کے کوئی اور لباس پہن لے، خواہ نیچے کا لباس بدلے یا اوپر کی چادر کو بدلے۔

(حاشیۃ الدسوقي علي الشرح الکبیر، جلد 2، صفحہ 57، مطبوعہ دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

21 ذی القعدۃ الحرام 1443ھ / 21 جون 2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے